جناب زنانی کہتے ہیں کہ کیتھولک اقلیت میں ہونے کے باوجود مسلم اکثریت کے استبداد کا شکار نہیں۔ "یہاں کے مسلمان بہت فراخ دل ہیں۔ ابھی تک مجھے کسی بڑے مسئلے سے دوچار نہیں ہونا پڑا۔ اگرچہ آپ کو کچھ دیہات میں بنیاد پرستوں سے بھی واسطہ پڑ سکتا ہے۔"

"سینٹ فرانسس زیوئر کے سلسلے" سے وابستہ اطالوی نژاد فادر زنانی گذشتہ دس سال سے بنگلہ دیش میں رہائش پذیر ہیں۔ اُنھوں نے عرب دُنیا کے مطالعے کو اپنا خصوصی موضوع بنا لیا ہے۔ وہ ایک دینیاتی مدرسے میں پڑھاتے ہیں۔ اُن کا کہنا ہے کہ اس وقت ڈھاکہ میں ہولی کراس کالج اور نوٹرے ڈیم کالج کی شکل میں کیتھولکوں کے دو اعلیٰ تعلیمی ادارے کام کر رہے ہیں۔ اسی طرح سینٹ گریگوری اور سینٹ جوزف ڈھاکہ میں دو بہترین سیکنڈری اسکول ہیں۔ بنگلہ دیش کا اعلیٰ طبقہ اپنے بچوں کو ان ہی اسکولوں میں بھیجتا ہے۔ لیکن وہ کیتھولک مذہب اختیار نہیں کرتے۔"

"بنگلہ دیش میں پروٹسٹنٹ مشنری زیادہ تر آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، جرمنی اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے بپٹسٹ ہیں۔ اس کے برعکس کیتھولک پادریوں کی اکثریت یورپ بالخصوص اٹلی اور اسپین سے تعلق رکھتی ہے۔"

"بنگلہ دیش ۱۹۷۱ء میں آزاد ملک کی حیثیت سے وجود میں آیا تاہم علاقے میں کیتھولک مذہب کی تاریخ زیادہ پُرانی ہے۔ امریکہ کے ایک ہولی کراس پادری فادر رچرڈ ٹِم نے، جو ۱۹۵۲ء میں سائنس پڑھانے یہاں آئے تھے، بتایا کہ اس علاقے میں اُن کے سلسلے کے پادری ۱۴۰ سال قبل آئے تھے۔

پاکستان

"وزیر اعظم مسیحی برادری کے مسائل حل کرنے میں گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔" طارق قیصر

"پاکستان مسیحی پارٹی" کے چیئرمین اور اقلیتی رکن قومی اسمبلی جناب طارق قیصر نے راولپنڈی میں اپنے اعزاز میں دیے گئے ایک استقبالیہ میں شرکت کی اور ضلع راولپنڈی کی مسیحی برادری کے مسائل سُنے۔ اُنھوں نے مسائل جلد حل کرنے کا وعدہ کیا اور استقبالیہ میں شریک لوگوں کو بتایا کہ وزیر اعظم پاکستان مسیحی برادری کے مسائل حل کرنے میں گہری دلچسپی لیتے ہیں۔ جناب طارق قیصر نے مسیحی برادری سے اپیل کی کہ وہ باہم متحد رہے۔ (روزنامہ جنگ، راولپنڈی۔ ۱۴ مارچ ۱۹۹۲ء)